حافظ فضل غفور، متعلم دارالعلوم حقانیہ

دارالعلوم حقانیہ کی تقریب دستار بندی کا آنکھوں دیکھا حال

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور افغان وزیر مولانا مسلم حقانی وغیرہ کے خطابات

دارالعلوم حقانیہ کی سالانہ ترپنویں (۵۳) دستار بندی بڑے جوش وجذبے کیساتھ 19 نومبر بروز جمعرات کو منعقد ہوئی۔ دستار بندی کیلئے مدرسہ کی جانب سے نہ تو کوئی اشتہار چھپتا ہے اور نہ کوئی اور ذریعہ شہرت لیکن مادر علمی کیساتھ علماء وطلباء بالخصوص عوام کی محبت واخلاص کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ دستار بندی سے ایک دن قبل عصر کو دارالعلوم میں لوگوں کا ایک سیلاب اُمڈ آیا اور دارالعلوم اپنی کشادگی کے باوجود اپنی تنگ دامنی پر شکوہ کناں تھا۔ ۱۹ نومبر کا دن دارالعلوم کے فضلاء کیلئے خوشی کیساتھ ساتھ غم کا دن نظر آرہا تھا۔ ایک تو اساتذہ اور مادر علمی سے فراق اور دوسرا عملی میدان میں باطل کے مقابلے کیلئے نکلنا اور لادینی قوتوں کے خلاف سینہ سپر ہونا۔ لیکن دارالعلوم کے فضلاء کو اللہ تعالیٰ نے ہر شعبہ میں مقبولیت سے نوازا ہے اور ہر میدان میں انکے کارنامے روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ دارالعلوم کی جامع مسجد کے سامنے وسیع صحن میں انتظامیہ کی جانب سے سٹیج کا انتظام کیا گیا تھا اور یہ کام دارالعلوم کے شعبہ حفظ کے طلباء اور اساتذہ نے بطریق احسن سرانجام دیا۔ سٹیج کی تکمیل کے علاوہ دارالعلوم کے فضلاء اور ان کے مہمانوں کیلئے سٹیج کے سامنے الگ جگہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ دستار بندی کی رات دارالعلوم میں ایک عجیب منظر اور پرنور سماں تھا۔ علماء وطلباء کے اس عظیم نورانی اجتماع پر گویا آسمان سے انوار کا نزول محسوس ہو رہا تھا۔ علی الصباح دارالعلوم کے چاروں اطراف سے لوگوں اور گاڑیوں کا ایک تانتا بندھ گیا تھا اور عوام کی ایک بہت بڑی تعداد مادر علمی کیطرف رواں دواں تھی۔ حاضرین کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن دستار بندی کے دوران تاحد نگاہ سر ہی سر نظر آرہے تھے۔ گاڑیوں کی کثرت کیوجہ سے تقریباً روڈ کے دونوں اطراف میں ایک کلومیٹر تک گاڑیاں ہی گاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ ایسے دینی جلسوں

اور جم غفیر میں شر پسند عناصر کیطرف سے خطرہ کا احتمال بھی زیادہ ہوتا ہے اور خاص کر موجودہ حکومت تو مدارس عربیہ کے خلاف درپے آزار ہے اور ان مدارس پر امریکہ کے ایماء پر دہشت گردی جیسا گھناؤنا الزام عائد کرتے ہیں۔ تو اس قسم کے خطرات سے نمٹنے کیلئے دارالعلوم کی حساس جگہوں پر دارالعلوم کے طلبہ نے سیکورٹی کے انتظامات سنبھال لیے تھے۔ چار مسلح طلبہ سٹیج پر کھڑے تھے۔ اسکے علاوہ دارالعلوم کے مین گیٹوں اور اونچے مقامات پر بھی دارالعلوم کے چاق وچوبند طلبہ نے سیکورٹی کے فرائض انجام دیے۔ اور اللہ کے فضل وکرم سے اور اساتذہ کی خصوصی دعاؤں سے دستار بندی کی یہ بڑی تقریب ہر قسم کے شر پسند عناصر کے شر سے محفوظ رہی۔

دستار بندی میں لوگوں کے ایک جم غفیر کے علاوہ امارت اسلامی افغانستان کے علماء کے ایک بڑے سرکاری وفد نے بھی شرکت فرمائی جو حضرت مولانا مسلم حقانی وزیر حج واوقاف کی سربراہی میں آیا تھا۔ دستار بندی میں لوگوں کے ایک جم غفیر کے علاوہ امارت اسلامی افغانستان کے علماء کے ایک بڑے سرکاری وفد نے بھی شرکت فرمائی جو حضرت مولانا مسلم حقانی وزیر حج واوقاف کی سربراہی میں آیا تھا۔ وفد میں وزیر صحت ملا محمد عباس، وزیر پلان مولانا قاری دین محمد، جناب قاضی حبیب اللہ فرسٹ سیکرٹری سفارتخانہ اسلام آباد، نمائندہ بلوچستان مولانا قدرت اللہ، نمائندہ صوبہ سندھ مولانا فضل محمد حقانی، نمائندہ سرحد مولانا عبدالقدیر حقانی، کونسلر صوبہ سرحد مولانا نجیب اللہ شامل تھے۔ اس سال دورہ حدیث میں تحریک طالبان کے دو صوبائی وزراء جناب مولانا حبیب اللہ اور جناب مولانا محمد انور صاحب باقاعدہ طالب علم کے حیثیت سے شامل رہے۔ تقریب میں افغانستان کے ایک سابق اور معروف جہادی کمانڈر حرکت انقلاب اسلامی کے سربراہ مولوی محمد نبی محمدی مدظلہ نے بھی خصوصی شرکت کی۔ افغان علماء کے علاوہ پاکستان کے دور دراز علاقوں سے جیّد علماء ومشائخ نے بھی دارالعلوم کے دستار بندی میں شرکت کو اپنے لیے باعث فخر سمجھا بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے مفتی اعظم، محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید مدظلہ العالی نے بیماری کے باوجود اپنی آمد سے مجلس کو چار چاند لگادیئے۔ اسکے علاوہ پریس اور ارباب صحافت اور متعدد روزناموں کے ایڈیٹروں نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔